اپنے لیے کیسے سوچیں

ہم ابھی ایک طویل سفر کے بعد گنونگ داتوک کی چوٹی پر پہنچے تھے۔ میں اپنے نئے دوست ایڈزاک کے ساتھ اس نظارے سے لطف اندوز ہونے کے لیے بیٹھ گیا۔ کچھ ہی دیر میں ہماری گفتگو کا رخ مذہبی موضوعات کی طرف مڑ گیا۔

”میں ایک آزاد سوچ والا ہوں“ ایڈزاک نے دعوی کیا۔ ”دنیا کے بارے میں میری اپنی رائے ہے۔“

”اچھا“ میں نے جواب دیا۔ “میں نے ملائیشیا کے بہت سے نوجوانوں کو سنا ہے جوآزاد سوچ کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔“

ایڈزاک ہنسا۔ ”ہمیں خود اپنے لئے سوچنا ہوگا۔ ورنہ بصورت دیگر بہت الجھن ہے۔ یہ توتمہیں پاگل کردے گا۔“

”لیکن جب آپ گھرجائیں گےتو کیا ہوگا؟“ میں نے پوچھا۔ ”یہاں ملائیشیا میں، بہت سے نوجوان اپنے آپ کو آزاد سوچ والے کہتے ہیں، لیکن گھر میں، آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ آپ اسلامی یا بدھ مت کی رسومات میں شرکت کریں۔ آپ اپنےوالدین کوکیا بتاتی ہیں؟“

”میں انہیں نہیں بتاتا“ اڈزاک نے جواب دیا۔ “میں صرف ان کے ساتھ اتفاق کرتی ہوں جو وہ چاہتے ہیں۔ میں آزادانہ سوچ سکتی ہوں، لیکن مجھےاسےاپنے تک محدود رکھنا چاہیے۔“

کیا آزاد سوچ اہم ہے؟

دنیا کے بعض حصوں میں، غلط عقیدہ رکھنے سے

آپ کو آپ کی برادری سے بے دخل، ملازمت سے برخاست، یا یہاں تک کہ قتل بھی کیا جا سکتا ہے۔ اپنے لیے سوچنا خطرناک ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا یہ اہم ہے؟

ہماری دنیا اچھے خیالات اور برے خیالات سے بھری پڑی ہے۔ اچھے خیالات کو بُرے خیالات سے جدا کرنے کا ایک اہم طریقہ ان کےمتعلق سوچنا اور بات کرنا ہے۔ اگر آپ کوئی مہنگی چیز خریدتے ہیں — جیسے سونا، زعفران، یا آئی فون — تو آپ صرف اس کی ادائیگی نہیں کریں گے اور اسے گھر لے جائیں گے۔ آپ اس کا معائنہ کریں گے اور حریفوں کی مصنوعات سے اس کا موازنہ کریں گے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ آپ واقعی بہترین معیار حاصل کر رہے ہیں۔ نظریات کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا جانا چاہئے۔

دنیا میں بہت زیادہ کنفیوژن ہے، اور یہ اس وقت مزید خراب ہو جاتا ہے جب لوگ اپنے ہی الجھے ہوئے خیالات کو کمیونٹی پر مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں آپ کو ایک اہم پیشن گوئی کے بارے میں بتاتا ہوں۔ ایک بہت پرانی کتاب میں جسے ”یسوع مسیح کا مکاشفہ ۱۴:۸“ کہا جاتا ہے، ایک پیشین گوئی ان لوگوں کے بارے میں بتاتی ہے جو دوسروں پر اپنے الجھے ہوئے مذہبی خیالات کو زبردستی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ کہتا ہے، ”بابل گر گیا، گر گیا، وہ عظیم شہر، کیونکہ اس نے تمام قوموں کو اپنی حرامکاری کے غضب کی شراب پلائی ہے۔“

وہ ہمیں نزدیک سے تحقیق کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ کیونکہ سچائی اتنی مضبوط ہوتی ہے کہ وہ عدالت میں بھی ثابت قدم رہ سکے۔

ان علامتی الفاظ کو سمجھنا مشکل نہیں ہے۔ بابل ایک مشہور قدیم شہر تھا لیکن اس کے نام کا مطلب ہے ”الجھن“۔ یہ شہر ”گر گیا“ ہے، اس لیے نہیں کہ وہ الجھن میں ہے بلکہ اس لیے کہ وہ اپنی الجھنوں کو پیچھے نہیں چھوڑنا چاہتی۔ وہ قوموں کو اپنی روحانی زنا میں شامل ہونے کے لیے مائل کرتی ہے—یعنی، جھوٹی اور سچی عبادت کو ملا کر خدا کے ساتھ دھوکہ کرنا۔ ان جھوٹے خیالات کو معمول بنا کر قبول کیا جاتا ہے۔ ”بابل“ کے بارے میں یہ پیشین گوئی دنیا بھر میں ایک روحانی ہستی کی طرف اشارہ کرتی ہے جو نہ صرف روحانی خرابی کو معمول بناتی ہے بلکہ آخرکار اسے سچائی سے چمٹے رہنے والوں پر مجبور کرنے کی کوشش کرے گی۔

یسوع مسیح کے نزول نے پیشے گوئی کی کہ یہ ہمارے دنوں میں ہو گا۔ شاید آپ نے پہلے ہی ایسا ہوتا دیکھا ہوگا۔ کیا ایسے لوگ ہیں جو غلط نظریات کے ساتھ خُدا کی نمائندگی کرتے ہیں؟ کیا آپ نے اپنے ضمیر میں بے چینی محسوس کی ہے؟

جی ہاں، اسی لیے آزاد سوچ ضروری ہے۔

اپنے لیے کیسے سوچیں

زیادہ تر لوگ اپنی برادری کے مذہب کی پیروی کرنے پر راضی ہیں۔ وہ اپنے عقائد کے ذریعے نہیں سوچتے۔ وہ ایسی مذہبی روایات کی پیروی کرتے ہیں جن کا کوئی مطلب نہیں یا جوبہتری سے زیادہ نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ بعض اوقات، مذہبی رہنما جنہیں ہم کو اللہ تعالیٰ کا راستہ دکھانا چاہئے، خود ہی بدعنوانی سے بھرے ہوتے ہیں۔

ہم سچائی کیسے تلاش کر سکتے ہیں؟ میرا مشورہ ہے کہ ہم انبیاء پر بھروسہ کریں۔ کیوں؟ اس کی تین وجوہات ہیں:

١. انبیاء مستقبل کے بارے میں ایک حیرت انگیز علم دکھاتے ہیں۔ دانیال نبی نے یورپ کے عروج کی پیشین گوئی کی تھی کہ دنیا کو نوآبادیاتی بنانے کی اس کی تاریخی حیثیت ہے۔ یسوع مسیح (بالمعروف عیسیٰ المسیح) نے ٧٠ عیسوی میں یروشلم کی تباہی کی پیشینگوئی کی تھی۔ حضرت موسیٰ (موسیٰ) نے اسماعیل کی آخری وقت تک کی تاریخ کی پیشین گوئی کی تھی۔
٢. انبیاء کرام صحت کے بارے میں ایک حیرت انگیز سائنسی علم فراہم کرتے ہیں۔ موسیٰ نبی، جو تقریباً ٣,٥٠٠ سال پہلے رہتے تھے،

نے قرنطینہ، گندے پانی کو صاف ستھرا ٹھکانے لگانے اور جراثیم کشی کے اصولوں کی وضاحت کی۔ اس نے جانوروں کی تخلیق کو پاک اور ناپاک میں تقسیم کیا۔ اور اس نے ہمیں بتایا کہ جب ہم حلال گوشت کھاتے ہیں تو خون یا چربی نہ کھائیں۔ آج بھی، جو لوگ اس کے غذائی اور حفظان صحت کے قوانین پر عمل کرتے ہیں وہ عام لوگوں کے مقابلے میں ۱۵ سال زیادہ زندہ رہتے ہیں۔

۳. خُدا ان مومنوں کی دعاؤں کا جواب دیتے ہیں جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں اور جو اس کے نبیوں پر یقین کرتے ہیں۔

انبیاء کی تحریریں رہنمائی سے بھری ہوئی ہیں — لیکن ان سے فائدہ اٹھانے کے لیے، ہمیں تنقیدی انداز میں سوچنا، اپنے عقائد کو جانچنا، اور اپنے ایمان کے ثبوت کو جانچنا سیکھنا چاہیے۔ سوچ سچے مذہب کا ایک اہم حصہ ہے۔

اب، جب ہم کسی غلطی کی تحقیقات کرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟ یہ شروع میں سچ لگتا ہے۔ لیکن جیسے ہی ہم ثبوت تلاش کرتے ہیں، تو ہم تصور کے ساتھ مسائل کو دیکھنا شروع کرتے ہیں۔

سچائی اس کے بالکل برعکس ہے۔ جب اسے احتیاط سے جانچا جائے تو یہ کبھی بھی کچھ نہیں

کھوتا۔ ہم جتنی زیادہ تحقیق کریں گے، اتنی ہی سچائی ہمیں نظر آئے گی۔

مومنوں کو دنیا میں سب سے زیادہ عقلمند ہونا چاہئے کیونکہ خدا ہمیں حکمت کے راستے پر چلاتا ہے۔ اگر آپ اپنے آپ کو ایسی حالت میں پاتے ہیں جہاں آپ کو آزادانہ سوچنے یا سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے، تو یہ خُدا کی طرف سے نہیں ہے۔ وہ ہمیں نزدیک سے تحقیق کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ کیونکہ سچائی اتنی مضبوط ہوتی ہے کہ وہ عدالت میں بھی ثابت قدم رہ سکے۔ لیکن بابل آپ کو باطل کی طرف مائل کرتا ہے اور فکری کوشش کے دروازے بند کر کے آپ کو وہاں رکھتا ہے۔

اگر آپ اتنے الجھے ہوئے ہیں کہ آپ کو لگتا ہے کہ آپ بابل میں ہیں، تواُس سے باہرنکل آئیں! خدا کی حکمت کے راستے پر آؤ۔ اپنےلیے سوچیں اور خود سے سخت سوالات پوچھیں۔ تم نا امید نہیں ہو گے۔

کیا آپ یسُوع المسیح کے مکاشفہ کے بارے میں مزید جاننا چاہیں گے؟ براہ مہربانی اس کاغذ کی پشت پر دی گئی معلومات پر ہم سے رابطہ کریں۔

Copyright © 2023 by Sharing Hope Publications.

غیر تجارتی مقاصد کےلیے بغیر اجازت کے کام پرنٹ اور شیئر کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات مقدس بائبل کے نظرثانی شدہ ترجمہ سے لئے گئے ہیں۔ حق اشاعت © ۱۹۷۰، ۲۰۱۰ پاکستان بائبل سوسائٹی کی اجازت سے استعمال کیا گیا۔ جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

مزید مطالعہ کے لیے

مزید مطالعہ کے لیے مزید
معلومات کے لیے QR کوڈ
اسکین کریں۔